وہ انسانی قافلے کی سربراہی کر سکتا ہے۔ وہ بوڑھا کبھی نہیں۔ اس کتاب میں انسانی زندگی پر اثر ڈالنے والے ائمہ احناف کے حیرت انگیز واقعات کی شکل میں تمام عوامل کا ایک مربوط اور منظم تصور ملتا ہے۔ اور اس ضمن میں امت مسلمہ کے لئے اسلامی انقلاب کا ایسا مشورہ ہے جس میں پورا اعتدال اور تناسب پایا جاتا ہے۔ اسی خصوصیت کی بنا پر یہ کتاب تاریخ نویسی کا ایک کامیاب نمونہ بھی قرار دی جا سکتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک طرف علمی اطمینان اور قلبی انشراح حاصل ہوتا ہے تو دوسری طرف پڑھنے والوں میں نیا حوصلہ، نیا یقین اور جوش عمل کے جذبات کی انگیخت بھی ہوتی ہے۔ پڑھتے جائیے اور سر دھنتے جائیے۔ ہر واقعہ عجیب، ہر قصہ دلچسپ اور ہر عنوان عبرت و نصیحت کا گویا مستقل باب ہے۔ بلا مبالغہ کلہ وجہہ البصیرت، یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع اور مواد کے لحاظ سے اصلاح انقلاب امت کی ایک مفید اور اہم کڑی بن سکتی ہے۔

درسی حلقے، تعلیمی ادارے، فقہ حنفی کے اساتذہ و طلبہ، مکتبہ حنفیہ کے وابستگان دینی مدارس اور سکول کالجز کے اساتذہ و طلبہ، عامۃ المسلمین، غرض اسلامی فکر اور اسلامی دعوت کے تمام حلقے بھرپور فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ پوری کتاب پڑھ جائیے مذہبی تعصب کی کہیں ایک جھلک بھی نظر نہیں آئے گی۔

یقین ہے کہ موتمر کی متعدد مطبوعات اور مؤلف کی دیگر تصنیفات کی طرح یہ کتاب بھی نافع اور مسلمانوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

محمد فرید عفی عنہ

فضائل و مسائل جمعہ تالیف: مولانا امین الحق گستوڑی۔ صفحات ۹۴۔ قیمت ۲۴ روپے

ناشر: موتمر المصنفین، دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔ پشاور

تصنیف و تالیف، تحقیق اور علمی اشتغال باری تعالیٰ کا عظیم احسان اور ایک بہت بڑی نعمت ہے اللہ کریم جس کو بھی اس نعمت سے نوازدے تو اس کی زندگی کا ہر لمحہ قابل رشک بن جاتا ہے۔ علم نبوت کی میراث ہے اور جس سے بڑھ کر دنیا اور آخرت میں کوئی عزت نہیں۔

فاضل محترم جناب حضرت مولانا امین الحق گستوڑی دار العلوم حقانیہ کے ہونہار فاضل، محقق عالم اور تدریسی ذوق اور خدمت علم کے جذبے سے سرشار ہیں۔ مرکز علم دار العلوم حقانیہ اور یہاں کے اکابر اساتذہ و مشائخ سے استفادہ و تلمذ، مادر علمی دار العلوم حقانیہ سے مخلصانہ تعلق اور خلوص و للہیت کے پیش نظر اللہ کریم نے انہیں تدریس و تبلیغ کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کی توفیق ارزانی بھی فرمائی۔ وہ جمعہ کے فضائل مسائل کے عنوان سے ایک مختصر مگر جامع رسالہ لکھنے میں کامیاب ہوگئے۔ چونکہ مصنف کی مادری زبان پشتو ہے اور

(باقی صفحہ پر)